شوکت سبزواری

اردو لغت بورڈ کی لغت: فہرستِ اغلاط

(ایک نادر اور غیر مطبوعہ تحریر)

اردو لغت بورڈ کی لغت اردو لغت (تاریخی اصول پر) کے مسودے کے کچھ حصوں پر ڈاکٹر شوکت سبزواری (مرحوم) نے کچھ اعتراضات کیے تھے۔ اس مسودے کی ایک نقل انھوں نے محمد احسن خاں صاحب (لاہور) کو دی تھی۔ احسن صاحب نے ہماری درخواست پر از راہِ تلطف اس مسودے کی نقل ''اردو'' میں اشاعت کے لیے بھجوائی ہے۔ اُمید ہے کہ شوکت سبزواری صاحب کی ان آرا سے اردو لغت بورڈ کی لغت کے دوسرے ایڈیشن کی تدوین واشاعت میں مدد ملے گی کیوں کہ بعض اغلاط یا نامکمل/تشنہ تشریحات اب بھی لغت کے ان صفحات پر موجود ہیں۔ (مدیر)

۱۔ ''ادرافُوس''

(i) اس صفحے کا پہلا لفظ ''ادرافوس'' ہے۔ اس کی سند میں مومن کا ایک شعر پیش کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی کیوں کر سمجھ لیے گئے؟ شعر سے تو یہ معنی متخرج نہیں ہوتے۔ مومن نے اس لفظ کو نرگس کے ساتھ استعمال کیا ہے اور محلِ استعمال سے صاف متبادر ہوتا ہے کہ اسے پھول کا ہم معنی ہونا چاہیے۔ کیا میں یہ معلوم کر سکتا ہوں کہ وہ دلیل کیا ہے جس کی بنا پر آپ نے اس سے مختلف معنی لیے ہیں؟

(ii) ''ادرافوس'' کی وضاحت میں ایک لفظ ''اسپنج'' آیا ہے۔ ''اسپنج'' کے معنی میں اہلِ لغت نے ''ادرافیس'' لکھا ہے۔ لیکن اس لغت میں ''ادرافیس'' جگہ نہیں پا سکا۔ آخر ایسا کیوں؟

(iii) کیا ''ادرافوس'' اور ''ادرافیس'' ہم معنی الفاظ ہیں؟

۲۔ ''ادراک''

(i) اس صفحے کا دوسرا لفظ ''ادراک'' ہے۔ اس کے معنی یہ بتائے گئے ہیں کہ ''کلیات کو سمجھنے کی قوت یعنی عقل''، سند کی عبارت یہ ہے:

''معلّم باعث ادراک وعقل وتمیز''

کیا آپ نے یہ غور فرمایا کہ معلّم باعث عقل ہوتا ہے یا باعث استعمال عقل؟

(ii) ادراک کے دوسرے معنی ''حواس باطنی سے دریافت یا علم'' بتائے گئے ہیں اور اس کی سند میں پانچ جملے یا شعر پیش کیے گئے ہیں لیکن جب اس معنی کو ان جملوں اور اشعار پر چسپاں کیا جاتا ہے تو ایک عجیب مضحکہ خیز صورت معنی سامنے آتی ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ادراک کو تعقل کا ہم معنی سمجھ لیا گیا ہے۔ یعنی آپ نے اسے عقل سے دریافت کرنے کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ اگر اس لغت میں ادراکِ معنی کا یہی عالم ہے تو پھر اس کے معیار اور درجۂ استناد کا خدا ہی حافظ ہے!

(iii) ادراک کے تیسرے معنی خیال اور تصور کے بتائے گئے ہیں، افسوس کہ اس میں ایک نہیں کئی غلطیاں ہیں:

(الف) خیال حواس باطنی کی ایک قسم ہے اور تصور اس کی دوسری قسم ہے یعنی قوتِ منکرہ کا عمل ہے۔ آپ جانتے ہیں قوت اور اس کے عمل کو یک جا نہیں کیا جا سکتا۔ تصور کا مقابل تخیل ہوگا نہ کہ خیال۔

(ب) سند میں جو مثالیں پیش کی گئی ہیں ان میں سے کسی ایک میں بھی ادراک، خیال کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا ہے۔ پہلی مثال میں ادراک کے معنی سمجھ کے ہیں:

''نہ آوے کسی کے جو ادراک میں''

دوسری مثال میں اس کے معنی عقل یعنی قوت مدرکہ کے ہیں:

''وسعتِ ادراکِ انسان کب ایسی ہے...''

یعنی انسان کی عقل میں اتنی وسعت کہاں ہے۔

(iv) ''ادراک میں آنا'' ایک جداگانہ محاورہ ہے۔اس کے معنی آپ نے ''سمجھا جانا'' لکھے ہیں۔اس میں سے ادراک کو کاٹ کر اس کے معنی متعین کرنا اور:

''نہ آوے کسی کے جو ادراک میں''

اس مصرعے کو اس کی مثال ٹھہرانا درست نہیں۔

(v) ادراک خود نفسیات کی اصطلاح ہے۔اس لیے ''نفسیات'' کو الگ درج کر کے اس کے تحت ادراک کی تشریح اصولِ لغت نگاری کے خلاف ہے۔

(vi) ماہرینِ نفسیات نے ادراک کی حسب ذیل چار قسمیں بیان کی ہیں:

احساس، تخیل، توہّم اور تعقل۔

اس لیے ادراک کو احساس کے معنوں میں استعمال کرنا کیوں کر درست ہوسکتا ہے۔مولوی اسمٰعیل میرٹھی کی کتاب کی سند سے یہ بات خود ظاہر ہوتی ہے کہ یہ کوئی خاص اصطلاح نہیں۔

(vii) نفسیات ہی کے ذیل میں دو تحتی شقیں کی گئی ہیں:

(اوّل) وقوف جو احساس پر مبنی ہو۔

(دوم) حواس کے ذریعے پہچاننا۔

لیکن ان دونوں میں کیا فرق ہے؟ کیا یہ دونوں ایک نہیں؟ احساس پر مبنی وقوف، احساس کے ذریعے پہچاننا نہیں تو اور کیا ہے؟

اب آپ ان دونوں شقوں کی مثالوں کو لیجیے۔پہلی مثال کا تعلق باصرہ سے ہے، دوسری کا لامسہ سے! اور یہ دونوں حواس کی قسمیں ہیں۔شق (اول) کو آپ ذہنی عمل بتاتے ہیں، لیکن اگر آنکھ سے ادراک یعنی دیکھنا آپ کے خیال میں ذہنی عمل ہے تو کان سے سننا (سامعہ) اور ہاتھ سے چھونا (لامسہ) بھی ذہنی عمل ہوگا۔

(viii) چوتھی شق میں ادراک کے تین معنی بتائے ہیں:

(اوّل) مادّی طور پر پانا

(دوم) رسائی

(سوم) پہنچ

جہاں تک متذکرہ نمبر ۸ (viii) کی شق (اوّل) کا تعلق ہے تو عرض یہ ہے کہ اس خیابانِ عالم کی ابتدائے آفرینش سے آج تک نہ صرف اردو بلکہ عربی اور فارسی میں بھی ادراک میں مادی طور پر پالینے کا مفہوم شامل نہیں سمجھا گیا۔آپ کے پاس بھی اس کی کوئی سند نہیں ہے۔جو دو اسناد پیش کی گئی ہیں ان میں بھی مادی طور پر پالینے کا مفہوم موجود نہیں ہے۔یہ اسناد استدلال کم فہمی بلکہ غلط فہمی کی دلیل تو ہوسکتی ہیں مادّی طور پر پالینے کی دلیل نہیں۔

اور جہاں تک نمبر viii کی دوسری اور تیسری شقوں کا تعلق ہے یعنی رسائی اور پہنچ تو بلاشبہ یہ اس کے صحیح اور اصلی معنی ہیں۔اس لیے اصولاً یہ شق پہلی شق ہونی چاہیے۔

خیابان آفرینش سے جو سند پیش کی گئی ہے اس میں ادراک کے معنی دریافت کے ہیں۔ادراک بشری و ملکی سے مراد انسان اور فرشتے کا علم ہے۔مطلب یہ ہے کہ حضرت کو جو نعمتیں عطا ہوئیں ان کی حقیقت کا علم اور ان کی واقعی معرفت نہ انسان کو حاصل ہے، نہ فرشتے کو۔

درحقیقت اس میں ایک حدیث کے مضمون کی طرف اشارہ ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جنت کی نعمتیں ایسی عجیب و غریب ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی دل میں ان کا گزر ہوا۔ اس لیے کوئی ذہن ان کی حقیقت کا ادراک کر ہی نہیں سکتا۔ یہاں نعمتوں کو پالینے کا سوال نہیں ان کی حقیقت کی معرفت کا مسئلہ ہے اور حقیقت کی معرفت میں مادّی طور پر پالینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(ix) ادراک کے پانچویں معنی ''سمجھ بوجھ'' بیان کیے گئے ہیں۔لیکن سمجھ بوجھ سے آپ کی کیا مراد ہے؟ عقل اور دریافت!

اس کے صرف دو معنی ہیں اور یہ دونوں شق (i) میں بیان کر دیے گئے ہیں۔میرا خیال ہے یہاں آپ ''سوجھ بوجھ'' کہنا چاہتے ہیں۔اس ذیل میں آپ نے جو اسناد پیش کی ہیں ان سے یہی نکلتا ہے۔

چوں کہ پہلی سند میں ’’سمجھ بوجھ‘‘ [کے] الفاظ آ گئے تھے اس لیے ذہن ان سے آزاد ہو کر نہیں سوچ سکا۔ سمجھ بوجھ سامنے کے الفاظ ہیں جب کہ ان اسناد سے سوجھ بوجھ کا مفہوم نکلتا ہے، میں سمجھتا ہوں سوجھ بوجھ زیادہ مناسب الفاظ ہیں۔

(x) ادراک کے چھٹے معنی ہیں ’’دریافتِ وجودِ حق‘‘ اس کی آپ نے دو قسمیں کی ہیں:

(الف) ادراکِ بسیط۔

(ب) ادراکِ مرکب۔

ادراکِ بسیط کی شرح میں جب آپ فرماتے ہیں ’’ہستیِ حقیقی کے ادراک کا ایک درجہ یا کیفیت‘‘ تو آپ لفظ ’’بسیط‘‘ کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ دریافتِ وجودِ حق بھی تو ہستیِ حقیقی کے ادراک کا ایک درجہ ہی ہے۔ ’’بسیط‘‘ کی قید لگانے سے معنی میں کیا اضافہ ہوا اور ادراک اور ادراک بسیط میں کیا فرق رہا؟

دراصل ادراکِ بسیط کے معنی ہیں جیسا کہ کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم میں ہے ’’ادراکِ وجودِ حق باذِہول ازیں ادراک‘‘ یعنی غیر شعوری دریافتِ حق۔ پس ادراک کے معنی ہوئے دریافتِ وجودِ حق اور ادراکِ بسیط کے معنی ہوئے غیر شعوری دریافتِ حق۔

(xi) آپ نے ادراک مرکب کے معنی ’’وجود حق کا ادراک مع الشہوذ‘‘ بتائے ہیں۔ ’’مع الشہوذ‘‘ کے کیا معنی ہیں؟ کیا اس کی وضاحت آپ کے نزدیک چنداں ضروری نہیں؟ میرا اصل اعتراض یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ یا تو کارڈ نویس نے یہ سند نقل کرنے میں غلطی کی یا آپ کی لغت میں کتابت کی غلطی پیدا ہو گئی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کتابت کی غلطی کتاب حوالہ ’’مصباح التعرف‘‘ کی ہو۔ چوں کہ ’’مصباح التعرف‘‘ میرے سامنے نہیں ہے، اس لیے نہیں کہہ سکتا کہ وہ غلطی کہاں اور کس نے کی ہے۔ لیکن یہ بات یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ لفظ ’’مع الشہوذ‘‘ نہیں ’’مع الشعور‘‘ ہوگا۔

میں عرض کر چکا ہوں کہ ادراکِ بسیط میں ادراک کا شعور نہیں ہوتا اس کے مقابلے میں ادراک مرکب میں ادراک کا شعور ہوتا ہے۔ ادراکِ مرکب مع الشعور یعنی شعور کے ساتھ ادراک۔ اسی لیے مرکب کہلاتا ہے۔ کشاف کی عبارت ہے:

’’ادراکِ مرکب عبارت از ادراکِ وجودِ حق است باشعورِ آن ادراک‘‘

حضرت صرف اسی پر نہیں کہ قرات یا نقل یا تصحیف یا کتابت کی غلطی ہوئی ہے بلکہ نہایت افسوس ناک بات یہ سامنے آتی ہے کہ اصل، بنیادی اور مستند کتاب کو نظر انداز کر دیا گیا اور غیر مستند اور غیر معیاری رسائل کو بنیاد بنا لیا گیا۔ مجھے امید نہیں تھی کہ آپ کے فاضل شریکِ کار شعور اور شہود کے فرق کو بھی محسوس نہ کر سکیں گے اور اپنی ذمے داری سے اس طرح عہدہ برآ ہوں گے کہ مسودے پر نظر ڈالے بغیر اسے شائع فرما دیں گے۔

آپ سے بہتر یہ بات کون جان سکتا ہے کہ ادراکِ بسیط و مرکب دراصل علمِ بسیط و مرکب ہے۔ ادراک کا شعور نہ ہو تو بسیط یعنی غیر مرکب اور ادراک کا شعور ہو تو مرکب ہے۔ علمِ بسیط کا مقابل جہلِ بسیط اور علمِ مرکب کا مقابل جہلِ مرکب ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

آن کس کہ نداند و بداند کہ بداند

در جہلِ مرکب ابد الدہر بماند

پھر اس سے بڑھ کر ادراک کی اقسام و درجات میں اس بات کو کیوں کر نظر انداز کر دیا جا سکتا ہے کہ ادراک وجدان سے بھی ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں ذاتِ باری تعالیٰ کے ادراک کو مثالاً پیش کیا جا سکتا ہے۔ کیا اس کے لیے اس لغت میں کوئی جگہ نہیں؟ شاید آپ کو اس کے لیے سند کی ضرورت ہو۔ اور اگرچہ غیر مستند کتب و رسائل کو آپ بنیاد بنانے کی اجازت دے سکتے ہیں، معنی کا غلط استخراج بھی آپ گوارا کر سکتے ہیں لیکن ادراک مع الوجدان کو ادراکِ مرکب کی قسم یا اس کا کوئی درجہ قرار دے کر لفظ کا از خود اضافہ نہیں کر سکتے۔

۳۔ اِدّراک لغت کے پیشِ نظر صفحے کا تیسرا اور آخری لفظ ’’ادّراک‘‘ ہے۔ اس سلسلے میں چھ باتیں عرض ہیں:

(الف) پہلی بات تو یہ کہ آپ نے اسے اردو لفظ کس بنیاد پر ٹھہرایا ہے؟

(ب) جس کتاب سے اس لفظ کی سند پیش کی گئی ہے، وہ انگریزی سے ترجمہ ہوئی

ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کس انگریزی لفظ کا ترجمہ ہے؟ اگر وہ لفظ سامنے ہوتا تو غور کیا جاتا کہ آیا یہ ترجمہ صحیح بھی ہے؟

(ج)　اڈّراک کے معنی کے لیے آپ نے نمبر ۵ کی طرف رجوع کرایا ہے۔ یعنی آپ کے نزدیک اس کے معنی سمجھ بوجھ کے ہیں۔ لیکن آپ کی پیش کردہ اسناد سے یہ معنی نہیں نکلتے۔ سند سے ''وقوف یا توجہ'' معنی نکلتے ہیں۔ ایک شے کا بے توجہ وقوف ادراک ہے اور اس کی طرف توجہ اِڈّراک ہے۔ ''سمجھ بوجھ'' اس کے معنی آپ نے کہاں سے نکال لیے۔

کسی ایسی جامع لغت میں، جیسی کہ ترقی اردو بورڈ کے پیش نظر ہے کچھ غلطیوں کا رہ جانا ہرگز تعجب اور حیرت کی بات نہیں لیکن اگر اس ایک صفحے میں الفاظ، معنی، استخراج، ترتیب، تشریح، قرأت، کتب اسناد کے انتخاب، عدم جامعیت غرضے کہ ہر طرح کی غلطیوں پر اس پوری گلستانِ لغت کا قیاس کیا جائے تو اس کے معیار، درجۂ استناد اور جامعیت کا کیا عالم ہوگا اس کا ''ادراک'' ناممکن نہیں۔

ا د ر ا ف　　۲۰۴　　ا د ر ا ک

اِدْرافوس　(کس ا، سک د، و مع) امذ
جمے ہوئے جھاگ سے مشابہ ایک ہلکی، ملائم، معدنی شے (آبی میگنیسیم سلیکا) جس میں اسفنج کی طرح سوراخ یا آنکھیں ہوتی ہیں؛ سمندر جھاگ، دریا کا جھین، کفِ دریا۔ آنکھوں کے علاج میں مستعمل
نگاہبانیِ عصمت سے وہ رواجِ حیا　کہ چار چشم نہ ہوں نرگس اور ادرافوس
۱۸۵۱　مومن، قصائد، ۱۵
نیز ادرافیس (ہفت قلزم وغیرہ)
[ع: ح یونانی]

اِدْراک　(کس ا، سک د) امذ، نیز امث
۱ (i) کلیات کو سمجھنے کی قوت، حقائق کو جاننے کی ذہنی صلاحیت، عقل، فہم، شعور
فلاطوں کہ جس کی ہے ادراک ادق　حقیقت میں حکمت سوں دیوے سبق
۱۶۵۷　گلشنِ عشق، ۴۳
اس کے کھانے سے فہم و ادراک بڑھتا ہے۔
۱۸۴۳　مطلع العجائب: ترجمہ، ۱۹۶
اگر والدین باعثِ ایجاد ہیں تو معلم باعثِ ادراک و عقل و تمیز۔
۱۸۸۵　تہذیب الخصائل، ۲: ۶۴
مرے لیے ہے فقط زور حیدری کافی　ترے نصیب فلاطوں کی تیزیِ ادراک
۱۹۳۶　ضربِ کلیم، ۱۲۲
(ii) حواسِ باطنی سے دریافت یا علم؛ درک؛ احساس کا مقابل
علمائے دقیقہ شناس ادراکِ معانی سے دقائقِ معارفِ الٰہی کا حظ اٹھاتے ہیں۔
۱۸۱۰　اِخوان الصّفا، ۳
ثنا میں اس کی کیا بندے کو ادراک　چہ نسبت خاک را با عالم پاک
۱۸۴۶　صنعت، ک، ۲۵۵
مگر دونوں عالم سے تو پاک ہے　نہ احساس ہے واں نہ ادراک ہے
۱۹۱۱　کلیاتِ اسمٰعیل، ۱۹
ادراک واحساس کا کام کرنے والی قوتوں کا یہی حال ہے۔
۱۹۵۶　مناظر احسن، عبقات: ترجمہ، ۲۰۷
۲ (i) خیال، تصور
نہ آوے کسی کے جو ادراک میں　سو رکھ جائے وہ اس کفِ خاک میں
۱۸۱۰　میر، ک، ۹۵۹
وسعت ادراکِ انسان کب ایسی ہے کہ جمیع معاملاتِ عالم کو پہنچ سکے۔
۱۸۳۵　بُستانِ حکمت، گویا، ۲۰
(ii) واقعات، حالات، کیفیات وغیرہ سے آگاہی؛ جاننا، معلوم ہونا
خدا کی نظر ادراک کرنہاری ہے جملہ مخلوق پر۔
۱۵۹۲　جانمؒ، کلمۃ الحقائق، ۲۱۷
بادشاہ نے... بعد ادراک خیر وعافیت مطلب شروع فرمایا۔
۱۸۸۵　تہذیب الخصائل، ۲: ۶
تمہارا خط آج عین انتظار میں پہنچا، ادراکِ خیر وعافیت سے اطمینان ہوا۔
۱۸۹۳　مکتوباتِ حالی، ۲: ۱۵۶
۳ (نفسیات) (i) وہ ذہنی عمل جس کے ذریعے محسوسات کا علم حاصل ہوتا ہے؛ وقوف جو احساسات پر مبنی ہو
صرف قوتِ شامہ ہی اس کی برائی بھلائی کا ادراک کرتی ہے۔
۱۸۹۴　اردو کی پانچویں، اسمٰعیل، ۱۳۲
ہو سکتا ہے کہ دونوں آنکھیں ایک شکل کا ادراک کریں، جس طرح دونوں کان ایک سُر کا ادراک مہیا کرتے ہیں۔
۱۹۳۱　نفسیاتی اُصول، ۱۷
ہم دو گیندے کے پھول دیکھ رہے ہیں اور یہ بھی ادراک کرتے ہیں کہ دونوں ایک جیسے ہیں۔
۱۹۶۳　تجزیۂ نفس، ۳۰۸
ہم مُہیّجات کا متفرق ٹکڑوں کی صورت میں نہیں، بلکہ انہیں جوڑ کر کل کی صورت میں ادراک کرتے ہیں۔
۱۹۷۰　نفسیات اور ہماری زندگی، ۱۸۵

(ii) مُہیّجات کا حواس پر ردِّ عمل؛ حواس کے ذریعے پہچاننا؛ احساس
سونگھتے ہیں تو خوشبو کا ادراک ہوتا ہے۔
۱۹۲۵　فلسفیانہ مضامین، عبدالماجد، ۸
جانوروں کو ارتعاشات کا ادراک ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔
۱۹۴۹　ابتدائی حیوانیات، ۲۷۷
۴ مادّی طور پر پانا، رسائی، پہنچ
جو کوئی ان میں ادراک زمانِ حضرت کا کرے ایمان لاوے اس پر۔
۱۸۵۱　عجائب القصص: ترجمہ، ۲: ۱۹۵
ایسی ایسی نعمتوں سے حضرت کو مستفیض فرمایا جو ادراکِ بشری و مَلَکی سے باہر ہیں۔
۱۸۸۷　خیابانِ آفرینش، ۳۰
۵ سمجھ بوجھ
جسے کچھ سمجھ بوجھ ادراک ہے　دُنیا کی آلائش سوں وہ پاک ہے
۱۷۱۹　جنگ نامہ عالم علی، ۲۶
مستی نہ کر اے میرا گر ہے ادراک　دامانِ بلند اس نمط رکھ تو پاک
۱۸۱۰　میر، ک، ۱۱۶۴
بسانِ کودکِ بے عقل و ادراک　نہیں مار و رسن میں فرق کچھ خاک
۱۸۴۷　حامد خاتم النبیین، ۳۰۲
۶ (تصوف) دریافتِ وجودِ حق؛ اس کی دو قسمیں ہیں؛ ادراکِ بسیط اور ادراکِ مرکب (رک)
ادراک کے وقت صاحبِ قوتِ قدسیہ کی باطنی اور ظاہری حس اوپر کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔
۱۹۰۲　علم الکلام، ۱: ۱۲۲
الف: کرنا (م: کرانا) ہونا
ذات مُنزّہ سب تھے پاک　کون کرے اس کا ادراک
۱۵۰۰　شیخ داول، کشف الوجود، از قدیم اردو، ۱: ۳
۱۹۳۳　نظمِ طباطبائی، ساقی نامۂ شقشقیہ، ۳۴
[ع: مصدر (درک) بروزنِ اِفعال]

— بسیط　کس صف، امذ
(تصوف) ہستیِ حقیقی کے ادراک کا ایک درجہ یا کیفیت؛ "وجودِ حق کا ادراک موافقِ ادراکِ حق کے، کیونکہ جو چیز کہ ادراک کی جائے گی سب سے پہلے ہستیِ حق مُدرَک ہوگی، اگرچہ اس ادراک سے غائب اور بوجہ غایت ظہور کے پوشیدہ کیوں نہ ہو" (مصباح التعرّف، ۲۹)
[ع: اِدْراک + ف: بِ (اضافت) + ع: بَسیط (رک)]

— مُرَکّب　کس صف، امذ
۱ (تصوف) "وجودِ حق کا ادراک مع الشہود" (مصباح التعرّف، ۳۰)
ادراکِ مرکب و بسیطِ رحمان　غمگیں تو و احدیّت و وحدت جان
۱۸۳۹　مکاشفات الأسرار، ۲۳
۲ (نفسیات) سمجھنے یا جاننے کا وہ عمل جس میں کئی حواس بروئے کار آتے ہیں، اور اس کا حاصل ان کے مجموعی عمل سے پیش ہوتا ہے؛ "اس مرکب (ادراک) کا تجزیہ اس کے مفردات (حس) میں نہیں کیا جا سکتا" (اختباری نفسیات، ۱۰۹)
[ع: اِدْراک + ف: بِ (اضافت) + ع: مُرَکّب (رک)]

— میں آنا　سمجھا جانا، سمجھ میں آنا، تسلی بخش طور پر مفہوم ہونا
ہو گیا دنیائے دوں کا تجربہ مرنے کے بعد
آ گئے اسرارِ مرگ و زیست اب ادراک میں
۱۹۳۲　اعجاز نوح، ۱۳۳

اِدِّراک　(کس ا، شد د بکس خف) امذ
رک: ادراک ۵
ایک شے کا بے توجہ وقوف اور اس کی طرف توجہ میرے نزدیک ادراک اور اِدِّراک کے معنی کے مساوی ہے جن میں وُنٹ ان کو استعمال کرتا ہے۔
۱۹۳۷　اصول نفسیات، ۱: ۱۰۲
[ع: مصدر (درک) بروزنِ اِفتِعال (بہ اِدغام د، ت)]

اِدْراکات　(کس ا، سک د) امذ، ج
وہ چیزیں جن کا انسان نے ادراک یا احساس کیا ہو؛ مُدرَکات، دریافت

اردو لغت بورڈ کی لغت کی پہلی جلد کے خام/ مجوزہ مسودے کے ایک صفحے کا عکس جس پر شوکت سبزواری صاحب کو کچھ تحفظات تھے۔